بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک کے متعلق تفصیل

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک ناف تک تھی؟

جواب

نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک کی لمبائی ناف تک نہیں تھی، بلکہ ثابت یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم مٹھی سے زیادہ بالوں کو تراش دیتے تھے، اسی کے مطابق بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کی بھی صراحت آئی ہے۔ نیز یہ واضح رہے کہ مرد کے لئے ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے، ایک مٹھی سے کم داڑھی رکھنا یا منڈوا دینا حرام ہے اور جب ایک مٹھی سے زائد ہو جائے تو سنت یہ ہے کہ مٹھی سے زیادہ کو کاٹ دیا جائے، ایک مٹھی سے زیادہ بڑھانا خلافِ افضل ہے، البتہ! مٹھی سے تھوڑی سی زائد جو خط سے خط تک ہوتی ہے، اس کو اس خلافِ اولی سے ضرورتاً استثناء حاصل ہے، ورنہ کس چیز کا ترشوانا سنت ہوگا۔ اور بہت لمبی داڑھی جو حدِ اعتدال سے خارج، بے موقع وبدنما اور باعثِ انگشت نمائی ہو، مثلاً ناف تک داڑھی رکھنا، تو بلاشبہ یہ خلاف سنت و مکروہ ہے۔

شمائل ترمذی میں ہے "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم۔۔۔واسع الجبين۔۔۔كث اللحية" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کشادہ پیشانی اور گھنی داڑھی والے تھے۔ (الشمائل المحمدية للترمذي، صفحہ 22، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

سنن الترمذی میں ہے: "أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يأخذ من لحيته من عرضها وطولها" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم داڑھی کی لمبائی اور چوڑائی میں سے کچھ لیا کرتے تھے۔ (سنن الترمذي، جلد5، صفحہ 57، حدیث 2967، دارالرسالة العالمية)

اس حدیث کے تحت مرقاۃ میں ہے "وقيد الحديث في شرح الشرعة بقوله: إذا زاد على قدر القبضة، وجعله في التنوير من نفس الحديث، وزاد في الشرعة: وكان يفعل ذلك في الخميس أو الجمعة، ولا يتركه مدة طويلة" ترجمہ: شرح الشرعہ میں حدیث کو اس کے ساتھ مقید کیا ہے کہ یہ کاٹنا اس وقت ہوتا جب نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی داڑھی شریف کے بال ایک مشت سے زائد ہو جاتے، التنویر میں اس قید کو حدیث کا حصہ بنایا ہے اور الشرعہ میں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم جمعرات اور جمعہ کو داڑھی شریف کے بال مبارک تراشتے تھے اور ان کو طویل مدت تک نہیں چھوڑتے تھے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد7، صفحہ 2822، حدیث: 4439، مطبوعہ: بیروت)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: "علماء فرماتے ہیں: یہ اس وقت ہوتا تھا جب ریشِ اقدس ایک مشت سے تجاوز فرماتی، بلکہ بعض نے یہ قید نفس حدیث میں ذکر کی۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 590، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

داڑھی کے تاکیدی حکم کے متعلقبخاری شریف میں ہے"عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: خالفوا المشرکین وفروا اللحی وأحفوا الشوارب"ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤاور مونچھیں پست کرو۔ (صحیح البخاری، صفحہ 1091، حدیث: 5892، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سنن ابی داؤد میں مروان بن سالم سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: "رأیت ابن عمر یقبض علی لحیتہ، فیقطع ما زاد علی الکف" ترجمہ: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں لے کر زائد بالوں کو کاٹ دیتے تھے۔ (سنن ابی داود، صفحہ 378، حدیث 2357، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حضرت ابوزرعہ فرماتے ہیں: "کان أبو ھریرۃ یقبض علی لحیتہ، ثم یأخذ (ما) فضل عن القبضۃ"ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ داڑھی مبارک پر مٹھی رکھتے پھر جو مٹھی سے زائد ہوتی، اسے ترشوا دیتے۔ (مصنف ابن اَبی شیبۃ، جلد14، صفحہ 178، حدیث 27127، مطبوعہ: الریاض)

امام کمال الدین ابن ہمام علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "واما الاخذ منھا وھی دون ذلک کما یفعلہ بعض المغاربۃ ومخنثۃ الرجال فلم یبحہ احد" یعنی: داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا جیسا کہ بعض مغربی لوگ اور زنانہ وضع کے مرد کرتے ہیں، اسے کسی نے بھی مباح نہیں قرار دیا۔ (فتح القدیر، جلد2، صفحہ 348، مطبوعہ: بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: "داڑھی کترواکر ایک مشت سے کم رکھنا حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ 98، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "بالجملہ ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کا حاصل مسلک یہ ہے کہ ایک مشت تک بڑھانا واجب اور اس سے زائد رکھنا خلاف افضل ہے اور اس کا ترشوانا سنت، ہاں! تھوڑی زیادت جو خط سے خط تک ہو جاتی ہے اس خلاف اولی سے بالضرورۃ مستثنیٰ ہونا چاہیئے ورنہ کس چیز کا تراشنا سنت ہوگا۔ (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 589، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ناف تک داڑھی رکھنا مکروہ ہے۔ چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے "اس (ایک مٹھی) سے زائد اگر طول فاحش، حدِ اعتدال سے خارج، بے موقع بدنما ہو، تو بلاشبہہ خلاف سنت مکروہ کہ صورت بدنما بنانا اپنے منہ پر دروازہ طعن مسخریہ کھولنا مسلمانوں کو استہزاء وغیبت کی آفت میں ڈالنا ہرگز مرضی شرع مطہر نہیں، نہ معاذ اللہ زنہار کہ ریش اقدس حضور پر نور صلی اللہ علیہ والہ وسلم عیاذاً باللہ کبھی حدِ بدنمائی تک پہنچی، سنت ہونا اس کا معقول نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 581، 582، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4598

تاریخ اجراء: 11 رجب المرجب 1447ھ/01 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net